سیر الاولیاء

تصنیف

امیر خورد

ترجمہ

اعجاز الحق قدوسی

اردو سائنس بورڈ

سیر الاولیاء

تصنیف

سید محمد مبارک علوی کرمانی

المعروف بہ

امیر خورد

ترجمہ

اعجاز الحق قدوسی

اردو سائنس بورڈ

299 - اپر مال، لاہور

marfat.com

Marfat.com

سلسلہ مطبوعات نمبر 166
جملہ حقوق بحق اردو سائنس بورڈ لاہور

طبع چہارم : 1996ء
قیمت : -/130 روپے

ناشر : ظفر اقبال
ڈائریکٹر جنرل، اردو سائنس بورڈ
299- اپر مال، لاہور

مطبع : شیخ غلام علی اینڈ سنز پرنٹرز، فیروز پور روڈ، لاہور

marfat.com
Marfat.com

کے بادشاہ اور دارالسلطنت مشاہدہ کے سلطان تھے ۔ دوست کے اسرار میں سے کوئی راز آپ سے پوشیدہ نہ تھا اور عالمِ ذوق درونی میں بادشاہی کو ٹھکرا دیتے تھے ۔ اللہ کی اُن پر رحمتیں ہوں ۔

منہم

متعلق حضرت خواجہ ابو محمد چشتیؒ

قطب المشائخ والفقرا ، ملک الائمہ والعلما ، ملجائے اوتاد ، مفخر العباد خواجہ محمد چشتی[1] طیب اللہ مرقدہ و نوراللہ مشھدہ ۔ انواع کرامات اور قسم قسم مشاہدوں کے درجوں سے آراستہ تھے ۔ آپ نے خرقۂ ارادت حضرت ابو احمد چشتی سے حاصل کیا تھا ۔

منقول ہے کہ خواجہ ابو محمد چشتی اکثر عالم تحیر میں رہتے ، ان کا پہلوئے مبارک سالہا سال زمین سے نہیں لگا اور شوق کے غلبوں اور انتہائے مجاہدات میں ''نماز معکوس'' پڑھتے ۔ آپ کے گھر میں ایک کنواں تھا اس کنویں میں آپ اُلٹے لٹک کر خدائے تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے ۔

منقول ہے کہ ایک روز آپ دریا کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے اور اپنی گدڑی کو ٹانک رہے تھے ۔ اسی عالم میں خلیفہ کا بیٹا آپ کے پاس پہنچا ۔ خلافت کے شان و شکوہ کے ساتھ گھوڑے سے اُترا اور زمیں بوسی کر کے بیٹھ گیا ۔ آپ نے فرمایا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی بُڑھیا مملکت کے کسی شہر میں فاقے سے سو جائے گی تو قیامت کے دن جواب دہی کے لیے اپنے والیِ ملک کا دامن پکڑے گی ۔

اس کے بعد خلیفہ کے بیٹے نے مختلف قسم کی بیش بہا چیزیں [۳۱] تحفتاً پیش کیں ۔ خواجہ ابو محمد چشتی نے تبسم فرمایا اور کہا ، ہمارے خواجگان میں سے کسی نے اس قسم کی چیزوں کو قبول نہیں کیا ہے اور مجھے بھی ان کی حاجت نہیں ۔ پھر آپ نے آسمان کی طرف منہ اُٹھایا اور

۱۔ خواجہ ابو محمد : لقب ناصح الدین ، ولادت شب عاشورہ ۳۳۱ھ (۹۴۲ء) ، وفات یکم رجب ۴۱۱ھ (۱۰۲۰ء) بقول صاحبِ ''سفینۃ الاولیاء''، بقول صاحبِ ''سیرالاقطاب'' ۱۳ ربیع الاول ۴۱۱ھ ۔ (''خزینۃ الاصفیا'' ، جلد اوّل ، ص ۲۴۴ تا ۲۶۳)

marfat.com

Marfat.com

عرض کیا ، الٰہی ! تو جو اپنے بندوں کو دکھاتا ہے ، اس کو بھی دکھا۔ اُسی وقت دریائے دجلہ کی مچھلیاں ایک ایک دینار زرد منہ میں لے کر نکلیں ۔ اس کے بعد خواجہ ابو احمد چشتیؒ نے خلیفہ کے بیٹے سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ حق تعالیٰ جل و علیٰ نے اپنے بندوں پر غیب کے خزانے کھول دیے ہیں اور انہیں خرچ کرنے کا اختیار دیا ہے ۔ مجھے تمھارے اس لائے ہوئے مال کی ضرورت نہیں ۔

منہم

متعلق حضرت خواجہ ابو یوسف چشتیؒ

اعلم علماء ، سیّد الاولیاء ، سیّد الاذکیا ، پیشوائے اہلِ تصوّف ، ناصرالملت والدین خواجہ ابو یوسف چشتی[1] کہ طریقت کا جمال اور حقیقت کا کمال تھے ، آپ کی کرامتیں کھلی ہوئیں اور آپ کی ولایت کی واضح دلیلیں ہیں ۔ نوراللہ روضتہ و بّرد تربتہ' ۔ آپ کو خرقۂ خلافت حضرت خواجہ ابو محمد چشتی سے حاصل ہوا تھا ۔

منقول ہے کہ ایک مرتبہ خواجہ ابو یوسف چشتی راستے سے گزر رہے تھے ، دیکھا کہ ایک مسجد تعمیر ہو رہی ہے ۔ چھت ڈالنے کے لیے ایک شہتیر چھت پر لے جایا جا رہا ہے ، لیکن وہ شہتیر عمارت سے چھوٹا تھا ۔ لوگ پریشان تھے کہ اب کیا کریں کہ عین اس موقع پر خواجہ ابو یوسف چشتی وہاں پہنچ گئے ۔ لوگوں نے آپ کو تمام صورتِ حالات بتائی ۔ جب یہ واقعہ آپ کو معلوم ہوا ، تو آپ گھوڑے سے اُترے اور مسجد کی دیوار پر چڑھے اور ایک لکڑی کا سرا اپنے دستِ مبارک میں لیا اور کہا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جب اُس شہتیر کو عمارت پر لائے تو وہ شہتیر اُس جانب سے ، جدھر سے خواجہ ابو یوسف نے اپنے دستِ مبارک سے پکڑ رکھا تھا ، (خدا کی قدرت سے) ایک گز زیادہ بڑھ گیا ، یہاں تک کہ وہ

۱۔ خواجہ ابو یوسف چشتی بن سمعان چشتی الحسنی : یہ اپنے مرشد کے بھانجے ، مرید اور تربیت یافتہ تھے ۔ ''سفینۃ الاولیاء'' میں ہے کہ خواجہ ابو یوسف نے ۸۴ سال کی عمر میں ۳ ربیع الآخر ۴۵۹ھ (۱۰۶۷ء) کو وفات پائی ۔ (اُردو ترجمہ ، ص ۱۲۵)

marfat.com

Marfat.com